نمونۂ صنائع ملک و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

ہزار شکر کہ از لطف قادر جاوید | نقش نہال طراز | شگفتہ شد گل گلدستۂ بوستان امید

مثنوی گلدستۂ معنی

یعنی

تازہ بہار خیز از طبع رنگین بیان محمد حبیب علیخان صاحب رئیس موضع بھیدیا پرگنہ مانجھی ضلع سارن

مطبع نامی منشی نولکشور میں بخوبی زیبا چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

خدایا کارساز بے نیازا
الٰہا قادر آمرزگارا
شفیق و چارہ ساز مستمندان
معین و دستگیر بیکسانان
انیس و مہربان حال غریبان
توئی فریادرس بیچارگان ہی
توہی ہی دادرس ہر دادخواہان
خداوندا تو خلّاق جہان ہی
عجائب صنعتین صانع ہی برحق
عیان سب صنعتین صانع ہوئی ہین
ولے راز و رموز صنعت حق

کریما منعما بندہ نوازا
تعالی شانہ پروردگارا
رفیق حال زار دردمندان
توانائی دہ ہر ناتوانان
مددگار مساکین و یتیمان
توئی غمخوار ہر خستہ دلان ہی
توہی حاجت روائے جن و انسان
تری قدرت سے یہ کون و مکان ہی
عجائب قدرتین قادر ہی مطلق
ونتا ہر قدرتین قادر ہوئی ہین
وا ہر رو حقیقت قدرت حق

نہین ظاہر ہوئے اصلا کسی پر
نہین واقف ہوئے پیر و پیمبر

نہین پہونچا کسی کا وہم و ادراک
کہا ہی مصطفےٰ نے ما عرفناک

مقرب بارگاہ کبریائی
شہ کون و مکان ظل الٰہی

وہ فرماتے ہین جبکہ ما عرفنا
نبی فرماتے ہین جب ما عبدنا

تو پھر کیا دوسرے کی ہی حقیقت
ملک ہو جن ہو یا انسان کی خلقت

کہ وہ کھولے زبان چون و چرا مین
شرح اسرار ایزد و کبریا مین

و یا دعوی کرے وہ بندگی کا
ہی جھوٹھا دعوی شرمندگی کا

فرض بندہ کو ہی پہچان لینا
یقین و صدق سے پہچان لینا

کہ بے ہمتا ہی ذات کبریائی
اُسی نے ساری خلقت ہی بنائی

وہی انجام کار کار مردم
وہی ہی کارساز ہر دو عالم

خوشی و رنج جو کچھ جسکو پہونچے
خدا ہی کی طرف سے سب کو سمجھے

کہ خالق رنج و راحت کا وہی ہی
اُسی کے حکم سے راحت ہوتی ہی

اُسی کے حکم سے رنج و بلا ہی
وہی مشکل کشا آخر ہوا ہی

اُسی نے درد کو پیدا کیا ہی
اُسی سے دارو و دار الشفا ہی

اُسی نے درد بلبل کو دیا ہی
اُسی نے گل پہ آشفتہ کیا ہی

اُسی نے گل کو دی ہی حسن صورت
اُسی نے دی ہی معشوقون کو زینت

اُسی نے عاشقون کو دی محبت
اُسی نے کر دیا پابند الفت

اُسی نے سوز پروانہ کو بخشا
اُسی نے شمع پر عاشق بنایا

اُسی نے ہی غم ہجران دکھایا
اُسی نے وصل کا مژدہ سُنایا

اُسی نے عارفون کو فیض بخشا
اُسی نے طالبون کو شوق بخشا

غرض جو کچھ کہ ہی سب ہی اُسی سے
سوا اُسکے نہ کچھ ہوئے کسی سے

یہ سب کچھ صنعت و حکمت ہی اُسکی
ظہور قدرت کامل ہی اُسکی

جو ظاہر یان پہ صنعت ہو رہی ہی
یقین جانو کہ صانع بھی کوئی ہی

دلا لازم ہی صانع کی پرستش — نہین درکار ہی صنعت کی پرسش
وصانع کل شیٔ کبریا ہی — وہی یک خالق ارض و سما ہی
وہی صانع ہی بس خلاق عالم — بنایا کن سے جسنے جملہ عالم
کیا ہژدہ ہزار عالم کو پیدا — شرف آدم کو سب عالم پہ بخشا
ملائک کے ہوے مسجود آدم — ہوے دنیا مین پھر موجود آدم
مشرف جملہ عالم مین ہوے وہ — معزز خالق اکبر ہوے وہ
کہ اُنکی نسل مین وہ رب ستار — کیا ہی نور خاص اپنا نمودار
وہ نور پاک احمد مجتبیٰ کا — تجلی گاہ ایزد کبریا کا
وہ تھا ذات احد مین نور مستور — نہ تھا جس وقت مین عالم کا مذکور
نہ کچھ نام ونشان عالم تھا اُس وقت — نہین حوا نہین آدم تھا اس وقت
فقط ذات احد مین نور احمد — مرکب تھا منور تھا مجرد
ہوا مطلوب و منظور الٰہی — ظہور نور پاک کبریائی
کیا عالم و آدم کو ہویدا — و آدم مین ہوا وہ نور پیدا

نعت خواجہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجسم نور ہی جسم محمد — و عین النور ہی اسم محمد
ظہور اُس نور کا یثرب زمین ہی — زمین وہ عرش سے افضل ترین ہی
بڑھا رتبہ زمین کا عرش سے ہی — کہ مرکز شاہ عرش و فرش کی ہی
تمنا عرش اعظم کو یہی تھی — تمنا لوح و کرسی کو یہی تھی
قلم گردش مین تھا اس آرزو کے — فلک چکر مین تھا اس جستجو کے
کہ نور ایزدی ظاہر ہو یکسر — ظہور ذات احمد ہو یہان پر
بھروسا تھا ابھی سب کو مقرر — یہی کہتے تھے سب آپس مین ملکر
کہ اس دولت سے ہم ہونگے سرافراز — ہر اک کہتے تھے ہم ہونگے ممتاز

بزرگی پر ہوے تھے اپنے نازان — کہ اس دولت کے لائق ہی مری شان
زمین چپ تھی کہ مین تو خاکسار ہون — سراپا انکسار و شرمسار ہون
بھلا خاکی کو ہو رتبہ کہان سے — منور ہووے انوار نہان سے
پسند آئی خدا کو خاکساری — کہ مقبول خدا ہی انکساری
زمین پر ہو گئی ظاہر یہ دولت — زمین کو مل گئی عظمت و رفعت
زمین کو ہو گیا فخر آسمان پر — ہوئی نازان وہ اس توقیر و شان پر
نہ کیونکر اسقدر نازان زمین ہو — شہ کون و مکان جسکا مکین ہو
زمین ہی مصدر شاہ شہان کی — زمین ہی مرکز فخر جہان کی
زمین ہی تختگاہ شاہ کونین — زمین ہی بارگاہ فخر دارین
جلوس تخت شاہ دوسرا ہی — محمد مصطفی خیر الوری ہی
کرون کیا مین نثار شاہی و تخت — نذر بھیجون کہان سے ہون تہیدست
نثار نقد جان و دل روا ہی — یہ اک جان کیا ہزارون جان فدا ہی
درود اس شاہ پر بھیجون نذر ہی — نذر یہ امت خستہ جگر ہی
دلا ہر وقت کہ صل و سلم — علی خیر النبی احمد و اعظم
درود اللہ کا نازل ہو انپر — بروح پر فتوح فیض گستر

صفت چار یار و آل اطہار رضی اللہ عنہم

وزیر اس شاہ والا کے ہوے چار — مشیر اس درگہ عالی کے ہین چار
ابو بکر و عمر عثمان و حیدر — ہوے درجہ مین یہ چارون برابر
وزیر اعظم و دستور مکرم — معظم منتظم ہین اور مفخم
کیا ہی انتظام سلطنت دین — ہوے رکن رکین ملت و دین
بنا دین محکم ہی انھین سے — فروغ شرع احمد ہی انھین سے
جناب فاطمہ خاتون جنت — ہوئین شمع شبستان نبوت

اور اُنکے لختِ دل شہزادہ والا — ہوے حسنین ہین شاہ معلّا
سبحان اللہ کیا شاہِ شہان تھے — سبحان اللہ کیا شیرِ ژیان تھے
وہ تھے شیرِ خدا کے دونون فرزند — محمد مصطفےٰ کے تھے وہ دلبند
نہین سمجھا ہی جان کی کچھ حقیقت — دیا ہی کسطرح دادِ شجاعت
شجاعت اور قناعت اور ریاضت — شہادت اور شہامت اور سعادت
ہوئی ایسی نہ ہو گی تا قیامت — ہوئی اُس ذات پر ختم شجاعت

دربیان حقیقت دین وانتظام ظاہر و باطن

سنو اے عاشقِ دینِ محمدؐ — ہوا جو انتظامِ دینِ احمدؐ
سمجھ لو دین کی پہلے حقیقت — کہ ہی کیا چیز دین اے نیک خصلت
طریقہ آخرت ہی نام دین کا — تبعیت حکم رب العالمین کا
اصولِ دین ہی علم راہ عقبےٰ — حصولِ دین ہی ملنا راہِ مولا
وعلمِ دین خدا کو جانتا ہی — یقین وصدق سے پہچانتا ہی
یہی تفسیر ہی علم الیقین کی — یہی تحقیق ہی حق الیقین کی
یہی تکمیل ہی عین الیقین کی — یہی معنی یقین بالیقین کی
ہوئی بنیاد دین ہی کسطرح سے — سنو حق نے بنائی جسطرح سے
پئے تعلیم بندہ کی خدا نے — کیا ترکیب یہ رب العلا نے
معلم ایک فرمایا مقرر — ازل سے ہی لقب جسکا پیمبر
صحیفہ اور کتاب انکو عطا کی — و باتین رہنمائی کی بتادی
عہد آدم سے اور احمد نبی تک — رہا یہ سلسلہ جاری وہین تک
کہ ہر یک دور مین یک یک پیمبر — ہوے مبعوث اور ظاہر برابر
جب آیا دورِ ختم المرسلین کا — محمدؐ رحمۃ للعالمین کا
وہ شاہِ دین دین کے منتظم نے — دیا ترتیب اسکو مہتمم نے

کیا دو قسم طور رہنمائی — بناء دین کی محکم بنائی
کہ پھر ہووے نہین حاجت نبی کی — ضرورت ہو نہ پھر نازل وحی کی
رہے قائم قیامت تک یہی دین — نہین ہووےگی ہرگز دوسری دین
مُعلم ظاہر و باطن نے دین کو — کیا دو قسم پر تقسیم دین کو
ہے اول ظاہر و باطن ہے دوم — یہی دو قسم ہے تقسیم محکم

قسم اول علم ظاہر

ہے اُس مین علم ظاہر ایک کا نام — شریعت کا وہ علم ہے ای خوش انجام
ہوا یہ علم بہر جملہ عالم — کہ ہو تعلیم سے اسلام محکم
جہالت سے خلائق باز آوین — خدا کے حکم پر ایمان لاوین
ضلالت کفر سے وہ پاک ہووین — پڑھین کلمہ نبی کا دین پاوین
اور احکام الٰہی کو وہ جانین — اور قول مصطفائی کو وہ مانین
شریعت پر قدم رکھین وہ محکم — رہین عامل وہ امر و نہی ہر دم
شرع علم احادیث ہے و قرآن — ہوے پابند جسکے سب مسلمان
فرائض اور فقہ بس ہے اُسی سے — اصول دین حاصل ہے اُسی سے
حصول اسکا ہے علم ظاہری پر — نہ ہووے علم حاصل ای برادر
ہوا یہ اہتمام علم ظاہر — سفینہ مین ہوا یہ علم ماہر
تعلق ہے یہ علما کو سکھاوین — پڑھین خود اور غیرون کو پڑھاوین
عمل خود کر کے غیرون کو بتاوین — اور احکام الٰہی کو سُناوین

قسم دیگر علم باطن

و دیگر قسم ہے اک باطنی راہ — کہ اُس سے خاص بندے ہووین آگاہ
اسی کا نام ہے سن لو طریقت — اور اُس سے درجہ اعلیٰ ہے حقیقت

حقیقت جان لینا معرفت ہی	جسے حاصل ہوا اسپر رحمت ہی
سمجھنا اسکو سینہ سے ہی درکار	نہین اسکو سفینہ سے سروکار
ہی اسکا سلسلہ سینہ بسینہ	جو سینہ ہو مصفا آبگینہ
خدا کی معرفت کا ہی یہی علم	نیاز و راز کا سارا یہی علم
اسی سے راہ حق مکشوف ہووے	اسی سے غیر حق موقوف ہووے
اسی سے بندگی مقبول ہووے	اسی سے رحمت مبذول ہووے
اسی سے روشنی حاصل ہو دل کی	اسی سے ہو کدورت دور دل کی
اسی سے جلوۂ انوار ہووے	اسی سے طالب دیدار پاوے
ذریعہ طالبانِ حق یہی ہی	وسیلہ واصلانِ حق یہی ہی
وہ محرم راز دار کبریا نے	معلّا شان مختارِ خدا نے
شہنشاہِ محمد مصطفیٰ نے	شہ کونین محبوبِ خدا نے
کیا ہی ہمسر شیرِ خدا کو	وصی اپنے علیؑ مرتضیٰ کو
ہوا یہ سلسلہ جاری علیؑ سے	ولی اللہ شاہِ معنوی سے
دیا ترتیب اسکو مرتضیٰ نے	وہ علمِ معنوی کے مقتدا نے
رکھا تعلیم کا ایسا قرینہ	سکھے یا دیگرے سینہ بسینہ
علاقہ اس کا دل سے کر دیا ہی	و قلب و روح سے شامل کیا ہی
نہین اسکو زبان سے کچھ علاقہ	نہین اسکے بیان کا کچھ طریقہ
ہوئی تفویض یہ پیرون کو خدمت	کہ وہین تعلیم دل اہل ارادت
ہوے سرگرم پیرانِ طریقت	پے تعلیم و تلقین و ہدایت
رکھا عنوان تعلیم علیحدہ	کیا جاری طریقہ ہی علیحدہ
ہی پیرانِ سلف کا خانوادہ	جدا ہر خانوادہ کا طریقہ
کسی کا ہی طریقہ نقشبندی	کسی کا سلسلہ ہی سہروردی
کوئی چشتی ہی یا صدور و مندی	کسی کو قادری کی ہی پسندی

ہوئی تعلیم ہر راہون سے جاری
وہ اک سلسلہ سے فیض جاری

اگرچہ سب طریقے مختلف ہین
ولیکن پیشوا شاہ نجف ہین

علی ہین مقتداے اہل باطن
علی ہین پیشواے راہِ باطن

علی کشور کشاے شہر معنی
علی فرمان رواے دہر معنی

یہ جتنے سلسلے ہین او طریقے
سمجھ لو اسکو ہین الفاظ صیغے

ہوے مشتق ہین اک مصدر سے جانو
علی کی ذات مصدر ہی یہ مانو

شجر ہی ایک یہ سب اُسکی شاخین
بحر ہی ایک یہ سب اُسکی نہرین

ملا ہی سلسلہ سب کا علی سے
علی واصل ہوے ذاتِ نبی سے

نبی کی ذات واصل ہی خدا سے
خدا عاشق ہی ذاتِ مصطفیٰ سے

یہی ہین سلسلے راہِ طریقت
یہی ہین منزلین راہِ حقیقت

اسی منزل سے ہو حق تک رسائی
اگر ہو مرشدون کی رہنمائی

ہوا جو طالب راہِ حقیقت
اُسے لازم ہی مرشد کی تبعیت

قدم رکھے جو اس کوچے مین پہلے
کسی مرشد کے دامن کو پکڑ لے

رہے فرمان برداری مین حاضر
اطاعت تابعداری مین نہ قاصر

رضاے پیر کی کر لیوے حاصل
و ذاتِ پیر سے ہو جاے واصل

فنا فی الشیخ کا درجہ یہی ہی
و اول منزلِ طالب یہی ہی

پھر اُسکے بعد درجہ دوسرا ہی
فنا فی المرتضیٰ کا مرتبا ہی

فنا فی المصطفیٰ ہی درجہ اعلےٰ
فنا فی اللہ درجہ آخری کا

یہ علمِ معنوی گنج گران ہی
و گنجینہ نہان اہلِ دلان ہی

نگہبان مہربان پیرِ ہدیٰ ہی
و پیرون کا محافظ مرتضیٰ ہی

و حامی مرتضیٰ کا مصطفیٰ ہی
نگہبانِ شہِ ہر دوسرا ہی

نگہبانی اُسی سرکار سے ہی
و نگرانی اُسی دربار سے ہی

چلا آتا ہی یہ سینہ بسینہ
کہ ہو ظاہر نہین اسرار سینہ

وتاکیدی حکم ہی اہل دل کو ۔ کہین ظاہر نہین اسرار دل کو
ہی یہ گنج گران مخفی رہے بس ۔ زبان پر مہر محکم ہو گئی بس
یہ فرمایا ہی پیر معنوی نے ۔ کتاب مثنوی مین مولوی نے
ہر کہ را اسرار حق آموختند ۔ مہر کردند و دہانش دوختند

ذکر سلسلۂ قادریہ

جناب پاک حضرت غوث الاعظم ۔ معظم اور مکرم اور مفخم
گروہ فقر کے وہ مقتدا ہین ۔ معزز مصطفےٰ اور مرتضےٰ ہین
یہ دین احمدی بعد از پیمبر ۔ و بعد از آل و اصحابان برتر
پس از دور خلافت اور امامت ۔ پس از عہد مطیعان امامت
بہت پژمردہ و مردہ صفت تھے ۔ بہت ژولیدہ افسردہ ہوے تھے
ہوے زندہ بعہد غوث اعظم ۔ تر و تازہ بدور غوث اعظم
محی الدین لقب حضرت نے پایا ۔ کہ دین مردہ کو بس ہی جلایا
ہوا محبوب سبحانی خطاب ہی ۔ سبحان اللہ کیا عالی جناب ہی
و عبد القادر ہی نام مبارک ۔ وطن گیلان ہی جاے تبارک
و گیلان نام اک قریہ ہی بغداد ۔ ہوا بغداد اُس قریہ سے دل شاد
علیؑ کی نسل سے وہ گیارھوین پشت ۔ ہوے پیدا زہے طالع زہے بخت
و حسن و خوبی و صورت شمائل ۔ مشابہ تھے نبیؐ کے سب خصائل
علیؑ کے سب صفات اُنمین بھرے تھے ۔ وہ اپنے جد امجد کی طرح سے تھے
طریقہ قادری مین جملہ اوراد ۔ شمار یازدہ ہی سب کا تعداد
علیؑ تک سلسلہ جو یازدہ ہی ۔ یہ باعث اختیار یازدہ ہی
ہین پیر و اولیا جتنے جہان کے ۔ بزیر پا ہین اُس فخر زمان کے
اور وہ شاہ زمن فخر اولیا کا ۔ ہوا زیر قدم خیر الورا کا

صفات ظاہر و باطن سے معمور	مصفا و معلا نور پر نور
سبحان اللہ کیسا مرتبہ تھا	تعالی اللہ کیا درجہ ملا تھا
ہوتی ہوتی نہ گر ختم نبوت	اگر ہوتی نہین ختم رسالت
تو بیشک آپ تھے قابل نبوت	سزاوار نبوت اور رسالت
اگرچہ تھے نبیون مین نہ داخل	ولے ذات نبی مین تھے وہ واصل
صفات انبیا حاصل ہوے تھے	ہدایت مرحمت شامل ہوے تھے
ہوا تھا معجزہ ظاہر بکثرت	کرامت خرق عادت بے نہایت
نبیون کی طرح طور ہدایت	کیا ایجاد تعلیم و ہدایت
نبی کے دین کو رونق دیا ہی	فروغ دین احمد مجتبے ہی
کیا تعلیم علم ظاہری کی	کیا تلقین راہ باطنی کی
دیا ترتیب ایسی راہ بعیت	رہے یہ فیض جاری تا قیامت
ہوئی ظاہر مین بعیت ہاتھ پر ہاتھ	وہ ہاتھون ہاتھ باطن مین ہوا ساتھ
اگر منظور بعیت ظاہری ہو	تو ہاتھون سے درستی دین کی ہو
وگر منظور ہو دل کی صفائی	تو ان ہاتھون کو ہی وان تک رسائی
یہ دونون راہ کی ہادی ہی بعیت	و بعیت سے ہوئی مومن کی کثرت
و بعیت کا طریقہ سلسلہ ہی	یکے با دیگرے یہ مرحلہ ہی
کوئی ظاہر ہو یا باطن کی ہو راہ	نہین ملتی بغیر از سلسلہ راہ
بنایا سلسلہ ہی قادریہ	حصول فیض روحی کا ذریعہ
طریق قادری معروف و مشہور	سراپا فیض ہی نور علی نور

انواع صورت و اشکال طریقہ قادریہ

طریق قادری مین چند راہین	ہوئی مفتوح ہین انواع راہین
کہ ہر راہون سے طالب فیض پاوین	جسے جو راہ بھاوے اسپہ جاوین

وہ لے مرجع سبھون کا ایک ہی ہے
کسی جانب سے جا منزل وہی ہے

طریقہ جسکو جو حاصل ہوا ہے
وہ اُن طورون سے آ شامل ہوا ہے

وجو جس راہ کے قابل ہوا ہے
وہ اُن راہون سے آ داخل ہوا ہے

شریعت کا ہوا ہے کوئی پابند
صلواۃ و صوم و مسجد سے ہے دلبند

کوئی صوفی بنا تسبیح دردست
ہے وردو ذکر سے ہر وقت سرمست

کوئی خلوت نشینی کر رہا ہے
کوئی چلہ کشی مین مبتلا ہے

کوئی عابد ہے اور زاہد کوئی ہے
کوئی حافظ ہے اور قاری کوئی ہے

کوئی حاجی ہوا زائر کوئی ہے
کوئی عالم ہوا واعظ کوئی ہے

انھین طورون سے سب نے راہ پائی
ہوئی جب اہل دل کی رہنمائی

ولیکن عاشقون کا طور ہے اور
جدا ہر ایک سے ہے مختلف طور

کوئی رندون مین آ داخل ہوا ہے
کوئی مئیخوارون مین شامل ہوا ہے

کسی نے اختیاری مے پرستی
کیا ہے میکدہ مین شور مستی

کوئی دل دے کے دیوانہ ہوا ہے
شمع رویون کا پروانہ بنا ہے

کوئی بلبل کسی گل پر ہے شیدا
کوئی ہے شمع رو پر جان دیتا

کوئی محو لقاے یار جانی
کوئی بیخود ہوا ہے مثل فانی

کسی کا دام ہے گیسوے دلدار
کسی کا دانہ ہے خال رخ یار

کسی نے ہے کوئی صورت بنائی
کسی صورت سے وان تک ہو رسائی

سدا صورت کسی کی ہے سہاگن
پیا کے عشق مین ہر دم برو گن

کہ ہے بیکار یہ صورت پیا بن
جسے چاہے پیا ہے وہ سہاگن

کسی نے سیلی و کفنی ہے پہرا
کسی نے خرقہ و دستار پہرا

کوئی ہے پابرہنہ سر برہنہ
پھرا پھرتا ہے پہرے جامہ کہنہ

کسی نے خاص اک کپڑا اپنایا
اُسی مین رنگ عشق اُسنے جمایا

کوئی سالک ہوا مجذوب کوئی
کوئی طالب ہوا مطلوب کوئی

کسی نے بند کی اپنی زبان ہے
کوئی آہ و فغان نالہ کنان ہے

و سب کے رہنما ہین غوث الاعظم
ہوے ہین دستگیر غوث الاعظم

ذکر فرقہ قادریہ صاحب رومال و حال راوی رومال

طریق قادری مین خوش سلیقہ
مشائخ باشرع ہین ایک فرقہ

کیا جاری ہے اک رومال کالا
و گوشہ مین سفیدی ہے نکالا

طریقہ مین جو اُنکے کوئی جاوے
سیہ رومال کی خلعت وہ پاوے

وجہ اسکی کیا تحقیق مین نے
اُنھین لوگون سے کی تفتیش مین نے

ملے اک شخص مجکو نیک خصلت
بہت پابند تقوے و طہارت

طریق قادریہ اہل رومال
نکو کار و نکو شغل و نکو حال

وہ مرد باخدا عبد الصمد نام
کیا ہے حفظ قرآن پہلے انجام

ہوا پھر شوق حفظ دل کا غالب
ہوے وہ منزل باطن کے طالب

نہایت شد و مد سے دور منزل
لگے کرنے کہ حفظ دل ہو حاصل

کیا معطوف دل دنیا و دون سے
ہوے حافظ برون و اندرون سے

مثال وقف لازم دل ہے قائم
توکل اور رضاے حق پہ دائم

ہوے مکسور پیش رب برحق
ہوا مفتوح فضل رب مطلق

ہوے مضموم اہل باطنون مین
ہوے مشغول شغل عارفون مین

رکھا تعلیم اور تلقین کا طور
بزرگان سلف کا جو ہوا طور

و رومال طریقت کے کمالات
کیا ظاہر دکھائی ہے کرامات

نہین معلوم تھا مجکو یہ احوال
کہ یہ رومال ہے مجموعہ افضال

ولیکن سانحہ جو چند گذرا
و اس رومال کا جو فیض دیکھا

ہوئی معلوم تب پھر قدر اسکی
کیا تحقیق اور تفتیش اسکی

وجہ ایجاد کی تحقیق کی جب — بتائی بس اُسی نے ہر مجھے اب
کرم فرما مرے احوال کے ہین — وراوی موجد رومال کے ہین

حکایت ایجاد رومال از حضرت شاہ صوفی آبادانی صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

ہی دہلی شہر ہندوستان مین نامی — بزرگون کی جگہ تھی وہ گرامی
وہان رہتے تھے شاہ و شہریاران — وہان گذرے ہین اکثر تاجداران
جمع سے تھے وان ولی اللہ اقسام — بدور سلطنت شاہان اسلام
مشائخ اور درویشون کا مجمع — قطب اور غوث ابدالون کا مجمع
گروہ سالک و مجذوب وان پر — جمع ہوتے تھے ہر جانب سے آگر
وہ دہلی شہر جب شاہون سے تھا شاد — ہوئے تھے صوفی آبادانی آباد
یہ بزرگ سیالکوٹی آگئے تھے — شہر دہلی مین آوارد ہوئے تھے
بنایا مسکن اپنا شہر دہلی — ہوئے رونق فزائے شہر دہلی
یہ بزم پادشاہ اُس زمن کے — تھے حضرت زینت افزا انجمن کے
ہوا کرتی تھی مجلس سمع اکثر — رہا کرتے تھے خاص الخاص حاضر
سنو اک روز کا یہ ماجرا ہی — یہ مجلس سمع کا اک واقعا ہی
ہوئی طیار مجلس قال و قوال — ہوئے مجمع مشائخ حال اور قال
وہ بزم شاہی واجماع شاہان — کیا بُر اولیا خاصان خاصان
نہین تھا دخل ہرگز عام کو وان — کہ تھے چارون طرف دربان نگہبان
ہوئے حضرت تو اندر بزم داخل — مرید اک آپ کا در کے مقابل
کھڑا تھا آگے دربانون نے گھیرا — و مجلس کی طرف سے اُسکو پھیرا
نہین جانے دیا اندر اُسے بس — وہین پر ایستادہ رہ گیا بس
شروع محفل ہوئی محفل نشینان — لگے فریاد کرنے دلحزینان
مچایا شور مشتاقون نے اندر — و یک مشتاق جو باہر تھا در پر

کیا شور و فغان اُسنے وہین پر
گرے ہمراہیان فرش زمین پر

نقیب و چوبدار و جملہ دربان
ہوئے سب یک بیک بیخود و غلطان

وہان مجلس مین کیفیت تھی کچھ اور
وباہر کا ہوا کچھ اور ہی طور

مچایا شور و غل ایسا وہان پر
کہ سلطان نے سُنا مجلس کے اندر

اور آئے خود بدولت سُنکے باہر
اور دیکھا سب کے سب بیخود وہین در پر

کسی کو کچھ نہ باقی ہوش تھا وہان
ہر اک بیہوش تھے دربان نگہبان

ہوا شہ کو تفکر اُس مین پیدا
لگے وہ سوچنے ہی ماجرا کیا

ہوئی ظاہر حقیقت جو ہوئی تھی
مرید خاص حضرت سے ہوئی تھی

کیا فوراً اُسے مجلس مین داخل
ہوا محفل نشینون مین وہ شامل

کیا پھر معذرت صوفی سے سلطان
برائے عفو تقصیرات دربان

کیا صوفی نے دربان کی خطا معاف
کہ وہ لا یعلم و معذور تھا صاف

کہا شہ نے قبول التجا ہو
مریدون کو نشانی کچھ عطا ہو

کہ ناواقف نہین غفلت کرین پھر
مریدون سے نہ گستاخی کرین پھر

کیا ایجاد تب حضرت نے رومال
مریدون نے لیا خوش ہو کے فی الحال

واس رومال مین کیسے کمالات
رکھی حضرت نے اور بخشی کرامات

ہوا یہ حکم صوفی شاہ محکم
مریدون کو رکھین رومال ہر دم

کہ ہی میرے طریقے کا یہ پہچان
نہین پہچان خالی بلکہ فیضان

ہوا اُس وقت سے جاری یہ رومال
طریقے مین ہی اُنکے فیض رومال

علانیہ جو دیکھا فیض رومال
جبھی ہو گیا مشتاق رومال

ہوئی ہی خواہش طبع آزمائی
کرون رومال کی نغمہ سرائی

کہین پڑجائے پر تو فیض رومال
کہین ہو جائے مقبول اہل رومال

کہین طالع کی ہو جائے رسائی
کہین ہو جائے دل کی رہنمائی

کہین مل جائے باطن کی مجھے راہ
کوئی ہادی بتادے باطنی راہ

کوئی گردے دلِ مسکین کو رنگین	ہوا ہی جسطرح رومال رنگین
اسی امید پر یہ بلبلِ زار	ہوا نغمہ سرا ے گل و گلزار
ہی یہ رومال جس گلزار کا گل	ثنا خوان ہی اُسی گلشن کا بلبل
لکھ اے دل کہکے بسم اللہ تعریف	ہوئی رومال کی ظاہر جو توصیف

دربیان صفت صورت و شکل رومال طریقت

کہون کیا وصف رومال طریقت	کیا جاری ہی پیران طریقت
عیان کرتا ہون مین اُسکی حقیقت	بیان کرتا ہون پہلے شکل و صورت
بظاہر پارچہ سوتی عیان ہی	کلید کار سیکن دو جہان ہی
ہوا مقدار دو گز نام رومال	عجائب رنگ ہی اور شکل رومال
تمامی رنگ کا لا ہی بنایا	سفیدی چارون گوشہ پر دکھایا
سفیدی ہی وہ نقطہ دار حلقہ	تنِ مشکین مین کافوری ہی بوٹہ
ستارون کی طرح حلقہ بنایا	بزرگون نے عجب نقشہ جمایا
منقش ہی مدّور چارون کونہ	ہوا ہی نظم پروین کا نمونہ
ہر اک مین چار خط ہی زیر بالا	مسلسل موتیون کا جیسے مالا
ہوا نقطون سے ہی آراستہ خط	دُرِ یکتا سے ہی پیراستہ خط
ہر اک نقطہ جدا ہین اور باہم	ہو دانہ جیسے خوشہ مین فراہم
مثالِ سلک گوہر دانہ ہا ہی	دُرِ مکنون ہی لعلِ بے بہا ہی
دیا عقدِ ثریا پر ضیا ہی	دیا یہ چاند تارون سے بنا ہی
دیا خوش رنگ سیمین ریزہ ہا ہی	رخِ دلدار پر افشان چُنا ہی
دیا ہی جعد سیمین زلف مشکین	پئے آرایش گیسوے رنگین
ہی جو سامان زینت ماہرویان	ہوئی مخصوص زلفِ مہ جبینان
ہوا رومال گیسوے حسینان	مسلسل زلف و جعد نازنینان

پریشان

دربیان وجہ اختیار رنگ سیاہ رومال

ہوا رنگین برنگ آسمان ہی
سیہ رنگی مین اسرار نہان ہی

سیاہی کا ہی کیون رومال کا طور
کہون مین نے کیا ہی اس مین جو غور

فلک کا رنگ جو رنگ سیہ ہی
سبب اسکا کیا ہی کیا وجہ ہی

فلک ہی مصدر خورشید تابان
فلک ہی مرکز ماہ درخشان

فلک ہی معدن سیارہ چندین
عطارد اور زحل زہرہ و پروین

یہ شکلین نور زنگار رنگ انوار
ہوئین چرخ سیہ مین ہی نمودار

منور نور ہی رنگ سیہ مین
مرتب ہی سیاہی نور مہ مین

سیاہی مین سفیدی ہی مزین
ہوا مہتاب تاریکی مین روشن

سیاہی فلک کی یہ وجہ ہی
کہ باعث رونق خورشید و مہ ہی

فلک پر ہی اگر اک ماہ و خورشید
عیان رومال پر ہی چار خورشید

وہ حلقہ چار گوشہ پر عیان ہی
گویا خورشید آ جلوہ کنان ہی

ہوا جب مطلع خورشید رومال
تو ہی رنگ سیہ زیبائے رومال

ہی شب رنگین مین نور صبح تابان
سیاہی مین سفیدی ہی درخشان

سیاہی مین سفیدی ہی نمودار
منور ہی برنگ چشم بیدار

اگر آنکھون کی یہ رنگت نہوتی
تو بینائی کی یہ قوت نہوتی

نظیر چشم دونون رنگ پیدا
ہوا اس رنگ سے یہ بھی ہویدا

بتاؤن اور بھی اسرار رنگت
کہون دو رنگ کی کیا ہی حقیقت

سیاہی و سفیدی جو ہی موجود
ہی ان رنگون سے یہ مقصود و بہبود

سیاہی سرمہ چشم طالبان ہی
سفیدی نور قلب عارفان ہی

دربیان وجہ اختیار چار خط نقطہ دار

سفیدی مین عیان جو چار خط ہی / سنو اسرار وہ کیون اس نمط ہی
ہی دین احمدی مین چار منزل / ہین جس سے رہروان دین خوشدل
سمجھ لو منزل اول شریعت / و منزل دوسری جانو طریقت
حقیقت معرفت سوم چہارم / یہی ہی چار منزل جان لو تم
وہ چارون منزلون کا اک نمونہ / بنا رومال مین ہی چار کونہ
نشان چار منزل چار خط ہی / سراج سالکان راہ خط ہی
جو ہین ان منزلون کے چلنے والے / جو ان راہون کے ہین طی کرنے والے
نشان انکے لیے ہی منزلون کا / بیان انکے لیے ہی مرحلون کا
نشان راہ ہی انکے لیے بس / پتہ دلخواہ ہی انکے لیے بس
مثال اسکا ہی ظاہر مین یہ موجود / نشان راہ ہی راہون پہ موجود
ہی یہ دستور ہر اک راہ سازان / بناتے راہ ہین جو نیک مردان
نصب کرتے ہین راہون پر نشانات / پتے لگا ہی منزل مقامات
مسافر ان نشانون سے مقرر / پہونچ جاتا ہی اپنی منزلون پر
ہی ویسا ہی نشان راہ باطن / بتایا رہروان راہ باطن
اشارہ ایک یہ مین نے بتایا / نشان چار منزل کا دکھایا
ہوئین طی منزلین اب ہین مقامات / سناتا نام ہون ہر اک مقامات
مقام عالم ناسوت و ملکوت / مقام عالم جبروت و لاہوت
مقام عالم بالا کے ہین چار / ہوا ہی نسبت بالا مین وہ اظہار
مقام ہی چار اور منزل ہوئی چار / نہو رومال مین کیونکر نشان چار

فضیلت شمار چار

جو ہر اک چیز مین مین نے کیا غور / ازل سے ہو رہا جاری یہی طور
کہ جو اشیا اعلا اور بزرگ ہین / وجو جو کار احسن اور سترگ ہین

شمار انکا ہوا ہی چار ای یار — سنو تفصیل کرتا ہون مین اظہار
ہوئی جب خواہش ایزد توانا — کہ ہو انسان کی خلقت ہویدا
ید قدرت نے آدم کو بنایا — فرشتون نے جہان ہی سر جھکایا
بنائی چار چیزون سے وہ صورت — ہوئی ہی چار سے آدم کی خلقت
وہ چارون چیز کیا ہی خاک اور باد — اور آتش آب ہی رکھو اسے یاد
کیا چارون کو باہم خالق اکبر — اسی کا نام ہی اربع عناصر
شمار چار کی اول فضیلت — ہوئی جس سے بنی آدم کی خلقت
سنا دون اور جو جو ہین فضیلت — شمار چار کی جو ہین حقیقت
کتابین ہین خداے پاک کی چار — صحیفے اور نبی گرچہ ہین بسیار
ولیکن ہین اولوالعزم نبی چار — فرشتون مین مقرب بھی ہین چار
سنو کیا ہی کتاب حق کی تفصیل — ہوا زبور اور توریت و انجیل
چہارم ناسخ احکام سابق — ہوا قرآن ہی فرمان ناطق
ہوئین نازل کتابین چار جن پر — وہ افضل انبیا چارون پیمبر
درود اللہ کا چارون پہ بھیجو — بتاتا نام ہون چارون کا سن لو
ہوے داؤد اور موسی معظم — مکرم ہین مسیحا ابن مریم
چہارم فخر جملہ انبیا ہین — محمد مصطفی صلی علی ہین
یہی چارون نبیون مین ہین سردار — یہی چارون رسولون مین ہین سردار
محمد پر ہوئی ختم نبوت — پھر اسکے بعد ہی دور خلافت
خلیفہ چار شاہ دوسرا کے — ہوے ہین چار یار مصطفی کے
ہین چارون یار ممتاز و مفخر — ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
فرشتون مین جو ہین افضل مقرر — ہین وہ جبریل و اسرافیل مہتر
میکائیل اور عزرائیل حضرت — یہی ہین چار ہی جنکی فضیلت
فضیلت اختیار چار سب مین — کیا ہی سید فیاض سب مین

خدا کے گنج رحمت نعمتون مین
جو ہی مخصوص دولت و دولتون مین

وہ دولت چار ہی گنج گران چار
کیا مخزون و پنہان رب ستار

فقط نام خزانہ اور مخزن
عیان ہی جو بیان کرتا ہون لیکن

نہین معلوم ہی وہ سب کسی کو
نہین ملتا خزانہ ہر کسی کو

وہی جانے جسے مولا بتاوے
وہی پاوے جسے مالک دلاوے

سنو ہی نام یہ گنج گران چار
خدا نے چار مین مخفی کیا چار

اسم اعظم کو قرآن مین چھپایا
ہی اس وقت جمعہ مین چھپایا

ہوئی پوشیدہ راتون مین شب قدر
مبارک رات ہی وہ لیلۃ القدر

ولی اللہ جتنے ہین جہان مین
چھپے ہین مومنون کے درمیان مین

خزانہ چار یہ مین نے بتایا
کیا جسنے تلاش اسنے ہی پایا

فضیلت چار کی ہر جا سے ثابت
دلیلون سے نظیرون سے ہی ثابت

ہی یہ رومال مجموعۂ فضیلت
ہوئی ہی چار سے ترتیب صورت

ہوئی ترتیب بس رومال مین چار
ہر گوشہ چار حلقہ چار خط چار

ہر اک گوشہ مین اسکے چار گلزار
و ہر گلزار کی بندش ہوئی چار

صحن چار و چمن چار و روش چار
شجر ہین چار شاداب و ثمردار

زہے رومال زیبا چار ہی باغ
دل مشتاق جس سے باغ ہی باغ

مرتب چار باغون سے ہی رومال
بہار بیخزان ہی باغ رومال

مسلسل اور مدور ہی خیابان
فراہم شاخ سنبل ہی و ریحان

صحن آراستہ زیبا روش ہی
چمن پیراستہ گلہاے خوش ہی

سدا ہی گل شگفتہ اس چمن کا
بنا حلقہ ہی نسرین نسترن کا

و حلقون مین جو نقطے ہین نمودار
گل نرگس ہی گویا چشم بیدار

ہوا حلقہ ہر اک مجموعۂ گل
ہی نقطہ غنچۂ سربستۂ گل

متن اور حاشیہ حلقہ و گوشہ
چمن ہی سبزہ ہی گل ہی شگوفہ

یہ گلدستہ ہی گلزار سعادت	وہ دستنبو ہی دست باکرامت

در بیان ہفت اسرار رومال شریف حسب روایت مولوی جان محمد صاحب بلیاوی

اسرار اول

مولوی جان محمد صاحب حال	وہ فرماتے ہین ہفت اسرار رومال
سنو اول ہی یہ تمغاے درویش	ادب سے دوش پر رکھتے ہین دل ریش
عطا اہل طریقت نے کیا ہی	ادب کرنا ہر آئینہ بجا ہی
اجازت ہی کہ استعمال مین ہو	رہے پاس ادب ہر حال مین ہو
ہی یہ شرط ادب ای مرد عاقل	نجاست کی جگہہ مین ہو نہ شامل
نجاست جسم مین ہووے جہان پر	نہ استعمال ہو ہرگز وہان پر
ہی درویشون کی خلعت ای برادر	رکھو تعظیم سے اسکو مقرر

اسرار دوم

دوم اسرار استعمال مین ہی	ہدایت باطنی رومال مین ہی
حفاظت ہی گناہون سے نہایت	سنو طور حفاظت اور ہدایت
رکھے جو کوئی اپنے پاس رومال	گناہون سے رہے محفوظ ہر حال
جب اپنے دوش پر رومال دیکھے	وشان و عظمت رومال سمجھے
مقرر خوف اسکے دل مین ہووے	کبھی نزدیک عصیان کے نہ جاوے
اگر بہکاوے اسکو نفس و شیطان	رجوع ہووے طبیعت سوے عصیان
نظر رومال پر پڑ جاے اسکی	طبیعت اسگھڑی پھر جاے اسکی
ضرور اسکا خیال آویگا اسدم	فقیرون کا ہی تمغہ ساتھ ہردم
یہ خلعت پاک درویشی کی پاکر	بھلا آلودہ عصیان ہووے کیونکر
ڈریگا اس تصور سے وہ انسان	وہو گا عزم پر اپنے پشیمان

بچے تلبیس سے ابلیس کے وہ / رہے محفوظ شامت نفس سے وہ
نگہبان جرم و عصیان سے ہی رومال / محافظ ہر بلاؤن سے ہی رومال
ہوا رومال ظاہر نام اسکا / نگہبانی باطن کام اسکا
بظاہر مستعمل پارچہ ہی / ولے باطن مین مثیک نیمچہ ہی
ہی یہ رومال دربان خانہ دل / نگہبان مہربان کاشانہ دل

اسرار سوم

سوم اسرار کا اب یہ بیان ہی / طلبگار حقیقت پر عیان ہی
جسے ہی شوق ذکر کبریائی / ہوا جو طالب یاد الٰہی
کیا ہی نوش جسنے بادہ عشق / ہوا جسکو نشہ خمخانہ عشق
دلاتا یاد ہی ذاکر کو رومال / بڑھاتا شوق ہی عاشق کو رومال
یہ طالب کے لیے شحنہ ہی رومال / جگاتا خواب غفلت سے ہی رومال
یہ ہی مجمل بیان وصف رومال / سنو تفصیل اسکی مجھسے فی الحال
اگر طالب کہین غفلت مین آوے / وہ ذاکر ذکر سے غافل ہو جاوے
نظر رومال پر پڑ جاے جسدم / وہین ہو جاے اسکو ہوش دردم
سمجھ لے ہی چھری مرشد کی سر پر / بھلا غفلت روا ہو ویگی کیونکر
سنبھل جاویگا طالب بس وہین پر / نہین ہو ویگا وہ غافل کہین پر

اسرار چہارم

چہارم راز ہی رومال مین جو / سنو ای طالبان راہ نیکو
طریقت کی جو ہی راہ مکرم / تصور پیر کا جانو مقدم
تصور اسطرح مرشد کا ہووے / کہ فانی ذات مین مرشد کی ہووے
ملے طالب کو تب راہ حقیقت / یہی ہی منزل اول طریقت

وہ یہ رومال ہی آلہ تصور — خیال پیر ہی ہر دم میسر
رکھیگا جو کوئی رومال ہر دم — یہ سمجھے ساتھ ہی مرشد معظم
عطا مرشد نے جب اسکو کیا ہی — تو گویا ساتھ مرشد ہو رہا ہی
ذریعہ یاد مرشد کا ہی رومال — وسیلہ خیر و برکت کا ہی رومال

اسرار پنجم

اور ہی اسرار پنجم شکل رومال — نہان اسرار ہی صورت مین رومال
وہ یہ اسرار اسرار نہان ہی — ہوا واقف وہی جو رازدان ہی
سنی ہی مرشدون سے جو حقیقت — بیان کرتا ہون ای طالب حقیقت
جو ہی رومال کے گوشون مین حلقہ — مرتب چار خط سے ہی وہ حلقہ
خط اول اور دوم اور سوم — ہوا نقطون سے ہر اک خط فراہم
چہارم خط ہی اک نقطہ مدور — جو اندر دائرہ کے ہی منور
ہی اک باریک نکتہ اسکے اندر — بتاؤن رمز اسکا ای برادر
ہی نقطہ درمیان کا پیر کی ذات — و حلقون سے سنو ہین یہ اشارات
کہ گرد اسکے مرید و طالبین ہین — ہر اک جانب سے آ حلقہ نشین ہین
و مرشد بیچ حلقہ کے کھڑا ہو — توجہ دے رہا ہی رہنما ہو

اسرار ششم

روایت دوسرے حلقون کی سنیے — ششم اسرار اسکو جان لیجے
جدا نقطے ہین ہر اک اور باہم — ہوے ہر ایک حلقون مین فراہم
مراد اس سے ہی وحدت اور کثرت — یہ ہی مضمون کثرت فی الوحدت
یہ معنی خلوت اندر انجمن ہی — و خلوت ذکر رب ذو المنن ہی
ای طالب خلق سے مل جل کے رہنا — ولے مطلوب خالق کو سمجھنا

ہین نقطے جس طرح مخلوط و مفروق — مثال اُسکی تو رہیو ساتھ مخلوق
وجود ہووے ترا مخلوق کے ساتھ — علاقہ دل کا ہو اللہ کے ساتھ
تعلق واحد اکبر سے ہووے — جگہ دل مین سوا اُسکے نہ دیوے
رہے ہے خالق ترا معبود مقصود — سوا خالق کے ہو مطلوب مفقود
اسی کو رکن وحدت کا سمجھنا — اسی عنوان سے کثرت مین رہنا
اشارت نقطہ و حلقہ مین یہ ہے — ہدایت وحدت و کثرت کی یہ ہے

اسرار ہفتم

بیان کرتا ہون اب اسرار ہفتم — وہ ہے تاثیر ہنگام تعلم
مشائخ کرتے ہین تعلیم جسوقت — توجہ قلب کی دیتے ہین جسوقت
ہلا دیتے ہین وہ رومال جسدم — مرید ہوتے ہین کیفیت مین اُسدم
بحالِ بیخودی ہین مست ہوتے — مثالِ مرغ بسمل ہین تڑپتے
وجب منظور لانا ہوش مین ہو — ہلا دینے سے اس رومال کے ہو
بکار آمد ہے دونون وقت رومال — عجب تاثیر ہے اکسیر رومال
کہون کیا مین فضیلت ہائے رومال — بہت دشوار ہے تصریح احوال
بھرا ہر تار مین ہے اُسکے اسرار — وہر اسرار ہے پر فیض انوار
یہ ہے رازِ نہان و سرِ پنہان — کہان اسرار باطن ہو نمایان
غرض ہے مجمع فیض و کمالات — ہے یہ رومال مجموعہ کرامات
زہے قسمت جسے ملجائے رومال — زہے تقدیر جو پا جائے رومال
کیا صوفی[1] نے یہ رومال ایجاد — سراسر بھر دیا ہے فیض و ارشاد
بس اتنا ہی سمجھ لے ای خردمند — کیا دریا کو اک کوزہ مین ہے بند
وہ حضرت جامع افضال و اکرام — وہ حضرت فیض بخش خاص و عام
وہ حضرت مقتدائے اولیا تھے — وہ حضرت پیشوائے اصفیا تھے

[1] مراد از حضرت شاہ صوفی حسین آبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جب آیا جوش پر دریاے رحمت / کیا عطیا یہ رومال کرامت

اور اپنے سلسلہ مین کی عنایت / رہے یہ فیض جاری تا قیامت

مریدون پر ہی احسان و عنایت / شفقت و رحمت ہی بے نہایت

خداے پاک کی رحمت ہو انپر / ہر روح پر فتوح فیض گستر

تمہید کلام و بیان کرامت و فضیلت رومال طریقت

کرامت ظاہر و باطن سے معمور / ہر نعمت دو جہان کی اس مین مستور

یہ رومال سعادت کی نشانی / ہی درویشون کا تمغہ جاودانی

نہ ہو مجھ سے بیان جو ہین کرامات / مثل ہی یہ کہ چھوٹا منہ بڑی بات

کہان مین اور کہان اُسکی کرامات / کہان ذرہ کہان خورشید لمعات

کہان مور و کہان تخت سلیمان / کہان قطرہ کہان دریاے عمان

ہوئی ظاہر کرامت ہی جہان تک / بیان کرتا ہون مین کیا ہو وہان تک

نہین رکھتا خبر کچھ باطنی سے / کہ ہون محروم مین علم باطنی سے

کرامت باطنی اُسپر کھلی ہی / کہ جس نے راہ باطن کی چلی ہی

بیان ظاہر سے ہی امید لیکن / کہ ہاتھ آوے گل مقصود باطن

ہوئی جب عشق گل بلبل کو پیدا / بعشق گل ہوئی سرمست و شیدا

ہوئی نغمہ سراے صورت گل / ترنم خوان ثناے گلشن و گل

پھر آخر دولت دیدار پائی / بہار آئی ہوئی گل تک رسائی

شگفتہ گل ہی ظاہر مین یہ رومال / نہفتہ بوے باطن سے ہی رومال

جو اس گلزار کا شائق ہی بلبل / جو اس گل کا ہوا عاشق ہی بلبل

وہ شوریدہ ہی بلبل عاشق گل / وآشفتہ ہی بلبل طالب گل

وہ گویندہ ہی وصف ظاہری گل / وجویندہ ہی بوے باطنی گل

وہ شیدائی ہی بوے معنوی گل / کہ بوے معنوی ہی حاصل گل

صفات ظاہری کا نغمہ خوان ہی
و باطن کے لیے شور و فغان ہی

دربیان تاثیر رومال

سنو اب بلبلِ بیدل کی تقریر
کرامت ظاہری کرتا ہی تحریر

بیان کرتا ہی اب تاثیر رومال
عجب تاثیر ہی اُس پیر رومال

یہ ہی تاثیر ظاہر کی حقیقت
[illegible] بیان کرتا ہون [illegible]

کسی کو گر خلش آسیب کی ہو
پری یا دیو یا جنات کی ہو

خبائث یا کہ شیطان ہون ستاتے
فلیتے اور فسون سے ہون نہ جاتے

کوئی اہل طریقت گر یہ رومال
اُڑھا دے دفع ہو آسیب فی الحال

اور وہ آسیب جسنے اکثرون کو
پریشان کر رکھا تھا عاملون کو

عمل علوی و سفلی کا سر انجام
فقط یہ حاضرات آیا نہ کچھ کام

اُڑھایا جب کہ یہ رومال اُسکو
ہوئی تسلیط ہی آسیب جسکو

اُسی دم جل کے خاکستر ہوا وہ
کہون کسطرح سے جل کر گیا وہ

اگر سایہ پری ہو دیو یا جن
ہو اُڑ رومال جس دم سایہ افگن

سے جلے اور بھاگے غل اُسنے مچایا
ولیکن بھاگنے ہرگز نہ پایا

تڑپ کر غل کیا اور جل گیا وہ
گویا آتشکدہ مین پڑ گیا وہ

یہی اُس وقت ہی مفہوم ہوتا
یہی اُس وقت ہی معلوم ہوتا

کہ یہ رومال اس وقت ہی نہ کپڑا
بلاؤن کے لیے آتش کا ٹکڑا

نہ ٹکڑا بلکہ ہی آتش کی چادر
نہ چادر بلکہ ہی آتش سراسر

نہ آتش بلکہ ہی بجلی کا اخگر
نہ اخگر بلکہ ہی وہ برق یکسر

نہین یہ سوزش آتش مین دیکھی
نہین یہ تابش بجلی مین پائی

ہوا اسی طرح اکثر ماجرا ہی
سُنا اور مین نے دیکھا بارہا ہی

دربیان اثر صحبت

بھلا سمجھو تو یہ تاثیر کیوں ہے
سریع الاثر یہ رومال کیوں ہے

بزرگوں کی ہی خدمت میں یہ رومال
و درویشوں کی صحبت میں ہی رومال

اثر صحبت سے یہ تاثیر پائی
و خدمت سے ہے یہ توقیر پائی

اگر سبقت لے گیا ہے عاملوں پر
و تعویذ و فلیتہ اور فسوں پر

وگرنہ اصل ہے رومال کپڑا
حقیقت جسکی ہے دو گز کا ٹکڑا

یقیں جانو کہ ہے یہ فیض صحبت
جو ہے رومال میں حاصل فضیلت

اثر صحبت میں یارو ایسا ہی ہے
و اہل دل کی خدمت ایسا ہی ہے

کمال شی جسے حاصل ہوئی ہے
وہ صحبت اور خدمت سے ہوئی ہے

صحبت ہو تو ہو اہل طریقت
ہے صحبت اہل ظاہر بے حقیقت

کھل اس جا پہ طاہر کی حقیقت
ہوئی باطن کی ظاہر ہی فضیلت

وہ حال عامل و رومال دیکھو
اسی سے ظاہر و باطن سمجھ لو

دربیان بے حقیقت بودن عمل عاملان پیش اہل دلان

عمل کرتے ہیں جو دفع بلیات
ہیں وہ کسطرح محنت کرتے دن رات

کیا کرتے ہیں وہ چلہ نشینی
پڑھا کرتے ہیں اوراد زبانی

زکوٰۃ ورد ہیں اور پڑھتے
زکوٰۃ نقش میں نقشوں کو بھرتے

کھڑا ہو کر کہیں دریا میں پڑھتے
کہیں جا کر عمل صحرا میں کرتے

کہیں انکو موکل ہیں ڈراتے
عجائب شکل و صورت ہیں دکھاتے

ہمیشہ ترک حیوانات کرتے
اسی میں صرف ہیں اوقات کرتے

سنبھل جاویں اگر ان محنتوں میں
تو حاصل ہو عمل ہوں عاملوں میں

اگر سنبھلے نہیں مجنوں بنے وہ
گئے دونوں جہاں سے کار سے وہ

اگر حاصل ہوا تو کیا ہوا ہے
کہ بہر نفع دنیا بے بقا ہے

اور حاصل میں بھی یہ بے حاصلی ہے
ہوئی تاثیر گاہے گہ نہیں ہے

یہ ہین اعمال جتنے سب زبانی — وظیفہ اور عمل اوراد خوانی
زبان سے پڑھتے ہین دل بیخبر ہی — ودل پر اثر کی منحصر ہی
نہین جب تک قلب کی ہو صفائی — نہین تاثیر بخشے ورد کوئی
وجو ورد و عمل ہی اہل دل سے — تعلق قلب سے ہی اور دل سے
کہ جسکے فیض صحبت کا ہی یہ حال — ہوا ہی پر اثر نسبت سے رومال

نصیحت عاملان علوی وسفلی وترغیب عمل معنوی

سنو ای عاملان طور علوی — سنو ای محنت انگیزان سفلی
بہت محنت اٹھائی ہی عمل مین — ولیکن نفع دنیا ہی بے اصل مین
حصول اسکا سراسر بے اصل ہی — اگر علوی ہو یا سفلی عمل ہی
کہ ہی مقصود اس سے نفع دنیا — وہی مذموم بد تر طالب دنیا
خبر مین ہی کہ ہی دنیا یہ مردار — ہوا کلاب ہی اسکا طلبگار
عمل سیکھو خدا کی بندگی کا — کہ حاصل ہو جسے ثمرہ زندگی کا
جسے طاعت عبادت کا عمل ہی — اسی عامل پہ مولا کا فضل ہی
عمل تسخیر خبیث کہن کا — عمل تدبیر دفع دیو و جن کا
بظاہر جسکو عامل جانتے ہین — کہین تعویذ و گنڈا باندھتے ہین
فلیتے ہین کہین لکھ کر جلاتے — کہین ہین نقش دھو دھو کر پلاتے
کہین کرنے کو حاضرات طیار — مریضون کے ہین گھر جانے کو طیار
سنو عامل کی جو عیاریان ہین — مریضون سے جو گھر طیاریان ہین
ہومین فرمائشین انواع اقسام — وہ یہ تاکید جلدی ہووے انجام
مکان ہو صاف اور کپڑا بھی ہو صاف — غسل بیمار کا بھی ہی نہین معاف
منگا تازہ مٹھائی پان ولوبان — وہو اک کھاروہ کا بھی سامان
چراغ جو سے نیا اور گھڑا ہو — اور اس پہ ہار پھولون کا پڑا ہو

بھی ہو عطر اور جلتی ہو لوبان
چراغی کے لیے ہو نقد ای جان

لانے کے لیے روغن ہو خوشبو
فلیتہ تب جلے ای یار خوشخو

تیا جب کہ یہ اسباب سب ہو
دفع آسیب کا سامان تب ہو

ور اُس مین بھی ہمیشہ احتمال ہی
کہے آسان اور گاہے محال ہی

عمل ظاہر کے ہین سب احتمالی
عمل ہووے جلالی یا جمالی

بکھیڑے ہین یہ چھوڑو عاملو تم
عمل جو مین بتاؤن وہ کرو تم

فلیتے کی طرح حرص و ہوا کو
جلا کر خانۂ دل پاک کر دو

کرو روشن چراغ ایمان اُسمین
منور خانۂ دل ہووے جسمین

گلے مین طوق حرز بندگی ہو
و دل پر نقش حب ایزدی ہو

رسول اللہ کی الفت کا گنڈا
پھر تو اور ہو جا خاص بندا

کرو تسخیر دیو نفس سرکش
رہو دونون جہان مین خرم و خوش

اگر ہو نفس امارہ مسخر
سمجھ لو سب عمل سے ہی یہ بہتر

بھروسا نقش و تعویذون کا چھوڑو
اُمید آس تدبیرون کا توڑو

خدا کی ذات سے اُمید رکھو
دفع کرتا وہی ہی ہر بلا کو

کرو سب کام کو اُسکے حوالہ
نہ لاؤ پیش اس مین کوئی حیلہ

یقین جانو حصول مدعا ہو
کفیل کار ایزد گر بیا ہو

کرے بندہ جو مولا کی اطاعت
رہے مولا کی ہر ساعت عنایت

اگر عامل ہووے امر و نہی پر
اگر قادر ہووے نفس دنی پر

اگر راضی ہووے اُسکی رضا پر
اگر صابر ہووے رنج و بلا پر

اگر قائم ہووے حکم خدا پر
اگر قانع ہووے اُسکی قضا پر

مطیع امر خالق گر ہووے تم
ہوا محکوم تیرا جملہ عالم

بتایا نسخۂ اکسیر تمکو
نہین حاجت اُنھین تسخیر کی ہو

پری ہو دیو ہو جن و بلا ہو
دفع وہ اس عمل سے ہر بلا ہو

عمل پر دو جہان مین سود مند ہی ۔ کیا جسنے عمل وہ بہرہ مند ہی

دربیان تلاش اہل باطن

وسیلے یہ راہ جو ہین نے بتائی ۔ نہین ملتی بغیر از رہنمائی
اگر ہو رہنماے اہل باطن ۔ وگر ہو مقتداے راہ باطن
بتاویگا وہ راہ و رسم منزل ۔ کہ ہی وہ جانتا خطرات منزل
اگر اس راہ کے طالب ہوے تم ۔ تلاش رہنما جانو مقدم
جو دل چاہے ملو جا اہل دل سے ۔ صفائی دل کی ہوگی اہل دل سے
نہ ہو جب تک صفاے قلب حاصل ۔ نہ ہو رنگ عبادت اسکو حاصل
مکدر دل ہی فکر دنیوی سے ۔ کہان رنگین ہو رنگ معنوی سے
نہ جب تک صحبت عشاق ہووے ۔ نہ جب تک خاطر مشتاق ہووے
نہ ہو جب تک توجہ مرشد پاک ۔ نہ ہو جب تک نگاہ اہل ادراک
دیا جاوے نہ جب تک جوش دل کو ۔ نہ رنگ معنوی حاصل ہو دل کو
نہین جب تک کہ آہن تاب کھاوے ۔ سیہ رنگی سے سرخی پر نہ آوے
نہین رنگت کے لائق جامہ ہووے ۔ نہین جب تک کہ صاف و شستہ ہووے
کدورت دور جامہ سے ہوئی جب ۔ ملا سر رنگ اس مین آگیا تب
و دل کے رنگ کا بھی ہی یہی ڈھنگ ۔ سمجھ لو اس مثل سے گر ہو فرہنگ
کرو رنگین برنگ معنوی دل ۔ کہ رنگ معنوی ہی رونق دل
عبادت ظاہری ہی جو زبان سے ۔ وہ ملا سے ہو یا قرآن خوان سے
گل بے رنگ و بو ہی یہ عبادت ۔ طعام بے نمک ہی یہ عبادت

ترغیب زاہدان و عابدان ظاہری بسمت راہ باطنی

سنو اے عابد نیکو سرشتان ۔ سنو اے زاہد ظاہر پرستان

ذرا حلقے مین درویشون کے آؤ
و دیکھو تم بہارِ بزمِ عشاق
کہ کیسی دلکشا محفل ہی طیار
ہوا ہی مجمعِ اہلِ ارادت
ہوئی ہی دردِ دل کی گرم بازار
خوشا ہی بزم بزمِ عشق بازان
ہی جلسہ عاشقانِ سینہ سوزان
نیازِ عاشق و نازِ حسینان
مہیا عیش و عشرت کا ہی سامان
نشۂ وحدت مین ہین عشاق سرشار
ارے زاہد تجھے کیونکر ہو مستی
خودی کو دور کر از خود نمائی
خدا ملتا نہ اس صورت سے ای یار
ہی تسبیح و عصا و جامہ و دستار
عبادت پر ہوے مغرور عابد
زکواۃ و حج پہ ہین مغرور امرا
یہ سب آلات ہین صورت نمائی
رضاے ایزدی سیرت ہوئی نیک
نظر اللہ کی ہی سوے نیت
کیا تفسیر صورت مولوی نے
لکھا اس کو کتابِ مثنوی مین
من برون ننگریم و قال را
برون ہین زاہد صورت نمایان

ذرا زمرہ مین دلریشون کے آؤ
بہار جان فزاے اہلِ مشتاق
جمع ہین یہان پہ اہلِ دل و دلدار
گروہِ دردمندان باسعادت
و اہلِ درد ہین اسکے خریدار
خداے دلبرانِ پاک دامان
ہی حلقہ طالبانِ راہِ یزدان
تجلی بخشِ چشمِ دوربینان
شراب و ساقی و میخوارِ مستان
خمارِ بیخودی مین محوِ دیدار
کہ ہی تو مبتلاے خود پرستی
نہی گنجہ خودی اندر خدائی
زبان در ذکر و دل در فکرِ دینار
حمائل در گلو دل سوے بازار
صلواۃ و صوم پر مغرور زاہد
ہوے پابندِ وعظ و پندِ علما
نہین صورت رضاے کبریائی
و نیت نیک سے سیرت ہوئی نیک
نہین وہ دیکھتا کیسی ہی صورت
جنابِ مستطابِ معنوی نے
کلامِ حق ہی صورت معنوی مین
من درون را بنگریم و حال را
درون ہین عاشقان دردمندان

مراد قال ہی طاعت زبانی — و معنی حال ہی اعمال معنی
نہین درکار ہی صورت و گفتار — وہان منظور ہی نیت و کردار
ہوئی بیکار یہ صورت نمائی — نہ منظور نظر ہی کبریائی
گروہ عاشقان عشق بازان — صفت عشاق جو ہین سینہ سوزان
وہی صورت نمائی سے ہین بیزار — نہ انکو خود نمائی سے سروکار
می وحدت سے ہی سرشار عاشق — ہوا محو لقائے یار عاشق
ہوا ہی مست جام بیخودی سے — ولا پروا ہین دین و دنیوی سے
ہوئی ترک وجود انکی عبادت — یہ شعر فارسی کی ہی عبارت
نماز زاہدان سجدہ سجود است — نماز عاشقان ترک وجود است
ہی نیت عاشقون کی صاف و پاک — ہوئے پاکی نیت سے وہ بے باک
ہوا ہی منحصر نیت پہ سب کام — و نیت سے ہی برکت اسی خوش انجام
ہوا وارد یہ اخبار نبی مین — ہی جسکا ترجمہ یہ مثنوی مین
ای برادر کار تو بر نیت است — چونکہ نیت پاک شد امنیت است

خاتمہ در حسرت تلف کردن عمر و مذمت دنیاء پر مکر

جبھی ہوش مین آ تو کہان ہی — کہان تھا اور تو پہونچا کہان ہی
ثنا خوانی مین تھا رومال سے تو — ادہر پہونچا عاشقون کے حال مین تو
ہی بے پایان دفتر عشق و عشاق — و بیحد داستان اہل مشتاق
زبان کر بند اس تقریر سے تو — قلم کو روک اس تحریر سے تو
ثنا و وصف ہی رومال دشوار — کہ دل بیتاب ہی اور سینہ افگار
زبان کو اب نہین تاب و توان ہی — دل بیتاب کی بند اب زبان ہی
ہوا سکتا نہ کہہ سکتا ہون کچھ حال — کہا عاجز ہی بیان سے وصف رومال
و بے غایت فضائل اہل رومال — نہ ہو سکتا ہی مجھ سے شرح احوال

کہان تو اور کہان حال بزرگان
کہان ذرہ کہان خورشید تابان

کچھ اپنے حال کا تجکو خبر ہی
ہوا کیون اسطرح سے بیخبر ہی

عمر غفلت مین گذری تیری ساری
نہ کی کچھ فکر تو نے رستگاری

ہوا ہی غرق بحرِ جرم و عصیان
ہوا محکوم ہر دم نفس و شیطان

سدا طالب رہا لذاتِ دنیا
رہا راغب سدا شہوات دنیا

نہ کی کچھ فکر راہِ آخرت کی
کہ جس سے ہو درستی عاقبت کی

ارے غافل بہت غفلت مین سویا
گرانمایہ عمر حسرت مین کھویا

ارے نادان ذرا سوچا نہ دل مین
پھنسا ہی بے طرح تو آب و گل مین

ارے اندھا نہین تو دیکھتا ہی
ترے ساتھی گئے تو تاکتا ہی

کہان ہین وہ جو تیرے ہمنشین تھے
مکان دنیا مین جو پہلے مکین تھے

گئے کتنے و سب جاوینگے آخر
سفر در پیش ہی ہم سب مسافر

مسافر کو روا غفلت نہین ہی
جگہ غفلت کی یہ دنیا نہین ہی

سفر مین جو رہا غافل مسافر
پشیمانی اُٹھاویگا وہ آخر

یہ دنیا زال ہی غدار و مکار
ہوا جو دام مین اسکے گرفتار

نہین اُسکا ٹھکانا پھر کہین ہی
بُھلاتا راہ شیطانِ لعین ہی

جسے دنیا کی اُلفت دلنشین ہی
وہ راہِ آخرت مین دل حزین ہی

نہ مردان خدا ہین گرد اسکے
ہوے نامرد ہین پابند اسکے

مخنث طالب دنیا ہوے ہین[ع]
صفت مردون سے جو گذرے ہوے ہین

ہوئی تصدیق اسکی یہ حکایت
ہی اخبار بزرگون سے روایت

ع طالب دنیا مخنث طالب مولیٰ مذکر طالب عقبیٰ مونث ۱۲

حکایت

کسی بزرگ نے اکدن خواب دیکھا
کہ دنیا باکرہ عورت ہی زیبا

بکارت سے ہوئی دنیا کی حیرت
کہ شوہر اسکے گذرے بے نہایت

رہی اب تک ہی کیونکر باکرہ یہ ۔ ہی شوہر دار عورت فاجرہ یہ
سوال اُسدم کیا بزرگ نے اُس سے ۔ بکارت کا سبب پوچھا ہی اُس سے
کہ اے دنیا ترے شوہر بہت ہین ۔ بہت گذرے ہین اور باقی بہت ہین
وسب شوہر تری اُلفت کے پابند ۔ محبت مین ترے رہتے ہین دلبند
تو پھر کس وجہ سے باقی بکر ہی ۔ بتا دے مجکو اب اسکی فکر ہی
کہا دنیا نے سُن اے مرد خوش حال ۔ بکارت کا سبب کہتی ہون فی الحال
کہ جو ہین مرد وہ مجھ سے رہے دور ۔ وجو نامرد ہین اُنکا ہون منظور
اگرچہ مین بہت رکھتی ہون شوہر ۔ کسی مین ہی نہین مردون کا جوہر
ازالہ بکر نامردون سے کب ہی ۔ بکارت کا مری بس یہ سبب ہی

مخاطب بسوے خویش

دلا جو شخص ہی دنیا کا طالب ۔ مخنث کی صفت ہی اُس مین غالب
یہ مردون کے لیے عبرت کی جا ہی ۔ مخنث ہووین کب اُن کو روا ہی
اگر ہوتی تجھے چشم بصیرت ۔ تو اِن باتون سے ہوتی تجکو عبرت
ہوا و حرص مین تو مبتلا ہی ۔ ارے دیوانہ کیا بھولا ہوا ہی
خبر آویگی جب ملک عدم کی ۔ اجل مہلت نہ دیگی ایک دم کی
ابھی مہلت ہی جب تک زندگی ہی ۔ غنیمت جان وقت بندگی ہی
تمامی عمر ہی غفلت مین کھوئی ۔ نہین غافل تری ایسا ہی کوئی
نہین کچھ ہی بضاعت پاس تیرے ۔ نہین کچھ نقد طاعت ہاتھ تیرے
گذر دربار مین کیونکر ہو تیرا ۔ رہا ہیہات خالی ہاتھ تیرا
طلب سرکار مین پونچی ہو جسدم ۔ تو بے پونجی کا ہو کیا حال اُسدم
وہان مطلوب ہے طاعت کی پونجی ۔ عبادت کی وہان مقصود پونجی
رہا طاعت عبادت سے تو غافل ۔ بضاعت کچھ نہین کی تونے حاصل

نہین

گئی تیری جوانی ہاے افسوس | رہی حسرت ندامت ہاے افسوس
اب آیا وقت پیری ناتوانی | پشیمانی کی پہونچی ہی نشانی
ضعیفی مین نہین ہوتی عبادت | نہین پیری مین ہو سکتی ہی طاعت
نہ اب قوت عبادت کی ہی باقی | نہ اب طاقت ریاضت کی ہی باقی
دریغا تھی جوانی کامرانی | جوانی تھی بہارِ زندگانی
دریغا شادمانی تھی جوانی | دریغا کامرانی تھی جوانی
دریغا عین راحت تھی جوانی | دریغا عین عشرت تھی جوانی
دریغا ہوگئی رخصت جوانی | دریغا ہی نہ لطفِ زندگانی
دریغا مفت مین گذری جوانی | دریغا پھر نہ آویگی جوانی
دریغا تھی جوانی خوبیِ وقت | دریغا تھی جوانی حاصلِ وقت
دریغا تھی جوانی مہلتِ وقت | دریغا تھی جوانی فرصتِ وقت
گیا وہ وقت ہاتھ آتا نہین ہی | ارے دل اب تو شرماتا نہین ہی
جوانی کاٹے ایام جب تھا | بہارِ جاودانی جانتا تھا
رہا اُس وقت مین غافل برابر | نہ سمجھا تھا خزان آتی ہی سر پر
گل و غنچہ کی صورت پہ فدا تھا | و صورت کی حقیقت سے جدا تھا
ہوئی معلوم صورت کی حقیقت | خزان نے جب کیا معدوم صورت
ارے مغموم اور محزون مضطر | ارے خستہ جگر مجنون ششدر
ارے بیہوش اب بھی ہوش مین آ | دلِ مردہ صفت کو جوش مین لا
نہین باقی ہی گر جوش جوانی | ولے باقی ہی شورش اندرونی
و اس شورش مین شورِ عشق گر ہو | حقیقی عشق کا دل پر اثر ہو
دلِ مشتاق مست و بیخبر ہو | صفِ عشاق مین جبدم گذر ہو
تو یہ مستی جوانی سے فزون ہی | جوانی کی تو مستی اک جنون ہی
ہی یہ مستی بہارِ جاودانی | بہارِ بیخزان ہی شادمانی

دلا مستون کی بس ہی جستجو کر — دل پر درد کو عاشق بنا کر
ملا ہی تجکو اک مستانۂ مست — کیا دل کو ہی تیرے جسنے سرمست
وہ ہی خمخانۂ وحدت کا ساقی — ارے ساقی ہی یہ بیخوار باقی
پلا دے ساقیا اک جام مستی — بتا عنوان مستی مے پرستی
ہوئی ساقی بہت اب انتظاری — دل بیتاب کو ہی بیقراری
قرار دل ہی تیرے ہاتھ ساقی — ہی میرے دور مین کیا دیر باقی
کرم فرما مرے احوال ساقی — مے وحدت پلا اسحال ساقی
غبار دل دفع ہو جاے ساقی — خمار دل رفع ہو جاے ساقی
نثار بیخودی مین مست ہوکر — رہون مستون مین بس سرمست ہوکر
اگر اک جرعۂ وحدت کرون نوش — غم دنیا و دین ہووے فراموش
غم دنیا و دون بس ہیچ ہی ہیچ — ہی راہ دین و دنیا پیچ در پیچ
بس اک ہی راہ سیدھی عاشقون کی — نظر اک راہ پر ہی عارفون کی
فقط طالب ہوی دیدار کے وہ — فقط دلبند ہین دلدار کے وہ
ہوا مطلوب انکا ایک ہی یار — نہین ہی دوسرون سے کچھ سروکار
دوئی کو دور جسنے کر دیا ہی — دو دل سے ایک ہی کا ہو رہا ہی
اسی کا کار پورا ہو گیا ہی — وہی بس عاشق صادق ہوا ہی
یہی بس عاشقی کی ہی حقیقت — یہی ہی عاشق صادق کی خصلت
کہ جب غیرون سے وہ بیزار ہو جاے — دل و جان سے فداے یار ہو جاے
وہ منظور نظر تب یار ہو جاے — وہ مقبول در دلدار ہو جاے
جب اس رتبہ کو عاشق زار ہو جاے — کمال عاشقی کا کار ہو جاے
ہوا انجام کار کار عاشق — ہوا اچھا اختتام کار عاشق
ولیکن خاتمہ پر ختم ہی کار — رہے اس وقت مین مولا مددگار
شفیع اس وقت ختم المرسلین ہو — نہ کیون انجام کار دل حزین ہو

لہ [illegible]

جیائی ہی کس لیے اندوہگین ہی
حبیب کبریا تیرا معین ہی

ترے ہر کام کا مالک خدا ہی
شفیع تیرا محمد مصطفےٰ ہی

علیؑ ہر حال مین حامی ہوے بس
ہوا حب علیؑ کافی تجھے بس

ختم کر مثنوی وقت دعا ہی
اجابت کا یہی وقت آگیا ہی

نبی کا نام ہی اسلام زبان پر
علیؑ کا نام ہی ختم بیان پر

بیان حال بزرگان طریقت
وسیلہ ہی ذریعہ ہی زبردست

دعا کر ہو دفع تیری صعوبت
اٹھا ہاتھون کو ہی وقت اجابت

مناجات

الٰہی یا الٰہی کبریائے
شہنشاہ توانائے خدائے

مری فریاد سن ای بادشاہا
مری مشکل کشائی کر الٰہا

چھڑا دے درد و غم سے دادگر تو
مرے احوال پر افضال کر تو

یہ بندہ بیکس و مسکین پریشان
ہوا ہی گردش دوران سے حیران

ہجوم غم مجھے گھیرے ہوا ہی
رخ آرام منھ پھیرے ہوا ہی

فلک ناحق نظر بدلے ہوا ہی
زمانہ بے سبب برہم ہوا ہی

ہوئی ہی بے طرح برگشتہ تقدیر
نہ بن پڑتی ہی یارب کوئی تدبیر

فلک ہی درپئے آزار میرے
جدا سب ہو رہے ہین یار میرے

یہ کیا چرخ کہن کی بازیان ہین
زمانے کی عجب نیرنگیان ہین

نہین مونس کوئی غمخوار میرا
الٰہی آسرا مجکو ہی تیرا

بھروسا ہی ترے فضل و کرم کا
توقع ہی ترے فیض اتم کا

توئی یاری دہندہ بیکسان ہی
الٰہی دوسرا تجھ سا کہان ہی

نہین تیرے سوا قدرت کسی مین
جو کام آوے ہماری بیکسی مین

مصیبت مین ہوا جو مبتلا ہی
ہوئی تیری مدد وان برملا ہی

مصیبت بیشتر جن پر ہی گذری — کیا ہی تو نے سب کی دستگیری
ہوئی یوسف کی زندان سے رہائی — عطا کی تاج و تختِ بادشائی
ہوئین یعقوب کی آنکھین منوّر — ہوئی دیدار یوسفؑ کی میسر
چھوڑا یا دردوغم ایوّب بیکس — شکم ماہی مین تھا یونس کا مونس
سلیمان کی ہوئی تھی گم انگوٹھی — انگوٹھی کھو گئی تھی جب انوٹھی
پھنسے تھے کسطرح رنج والم مین — ہوئے تھے مبتلاے دردوغم مین
نہ تھا نام ونشان شاہی و تخت — نہین باقی تھا کچھ سامان اور رخت
ہوئی امداد تیری جب آلٰہی — ملی انگشتری در شکم ماہی
عطا کی ایک پل مین بادشاہی — وہ شاہی جسپر آئی تھی تباہی
سُنی جسطرح اُن لوگون کی فریاد — کیا تھا بندِ غم سے جیسے آزاد
مری فریاد بھی سُن لے آلٰہی — مجھے قیدِ الم سے کر رہائی
ہمارے درد کی بھی اب دوا کر — دواے دردِ دل یا رب عطا کر
عیان ہی تجبہ دردِ دل ہمارا — کہ ہی تو جانتا احوال ہمارا
پھنسا ہون جس مصیبت مین آلٰہی — حقیقت سے تو واقف ہی آلٰہی
محبّون سے عزیزون سے جدا ہون — اسیرِ بندِ ہجرِ دلربا ہون
وطن چھوٹا ہوا احباب سے دور — پڑا ہون بیکس و تنہا و مجبور
کوئی احوال کا پرسان نہین ہی — ہمارے درد کا درمان نہین ہی
ہی میرے درد کا درمان ترے ہاتھ — طبیبِ مہربان تو ہی مرے ساتھ
تو ہی کافی ہی میری بیکسی مین — تو ہی شافی مرے دردِ دلی مین
سبھون کو ہی وسیلہ اور ذریعہ — واس بیکس کو بس تیرا وسیلہ
نہین بنتی ہی قابل امتحان کے — نہ متحمل ہی رنج بیکران کے
نہین طاقت صبر کرنے کی مجکو — نہ جرأت دردوغم سہنے کی مجکو
خبر لے جلد میری یا آلٰہی — طفیلِ ذاتِ پاکِ مصطفائی

بجز تیرے مرا کوئی نہین ہے ۔ خدایا بیکسون کا تو معین ہے
دفع کر ہر بلا کو یا آلٰہی ۔ عطا کر فضل رحمت کبریائی
محافظ ہر بلاؤن مین تو ہی ہے ۔ معاون ہر صعوبت مین تو ہی ہے
مرے درد والم کو دور کردے ۔ دل ناشاد کو مسرور کردے
عدوون کو مرے مقہور کردے ۔ حسودون کو مرے مجبور کردے
ستم سے ظالمون کے ہے یہ فریاد ۔ آلٰہی خانۂ ظالم ہو برباد
ستم کرتے ہین جو ناحق مرے ساتھ ۔ خدایا داد اسکا ہے ترے ہاتھ
ستم کش کی ہے تجھسے دادخواہی ۔ ستمگر کی آلٰہی ہو تباہی
رہا کر پنجۂ ظالم سے یارب ۔ عطا کر جائے امن آمان یارب
مجھے جس جا سے لایا ہے یہان پر ۔ خداوندا تو پہونچا دے وہان پر
جمع کردے مرے متفرقین کو ۔ مرے احباب اور متعلقین کو
ملادے مجکو میرے دلربا سے ۔ محبان وشفیقان جدا سے
در دلدار تک پہونچا دے یارب ۔ بہار وصل کی دکھلادے یارب
اُٹھادے پردۂ ہجر رخ یار ۔ دکھادے جلوۂ دیدار دلدار
کہان تک صدمۂ فرقت اُٹھاؤن ۔ کسے داغ جگر یارب دکھاؤن
مرے ہر کام کا ضامن تو ہی ہے ۔ ومحرم ظاہر وباطن تو ہی ہے
حوالے ہے ترے سب کام میرا ۔ وتیرے ہاتھ ہے انجام میرا
سدا تجھسے ہوئی حاجت روائی ۔ ہمیشہ تو نے کی مشکل کشائی
بھلا اس وقت ہے اب دوسرا کون ۔ سوا تیرے ہوا مشکل کشا کون
مری سب مشکلون کو کردے آسان ۔ رحم کر یا آلٰہی تو ہے رحمان
کرم کر اے کریم کارسازا ۔ فضل کر قادر ابیکس نوازا
تمنائے دلی حاصل ہو یارب ۔ حصول مدعائے دل ہو یارب
تصدق روح پاک مصطفائی ۔ طفیل ذات احمد مجتبائی

بحقِ انبیا و شاہ لولاک
بحقِ اولیا و پنجتن پاک
بحرمت جملہ پیرانِ طریقت
بحرمت روح مردانِ حقیقت
حبیبی کی دعا مقبول ہووے
عنایت مرحمت مبذول ہووے

دعاے شکریہ و ختمِ کتاب

ہزاران شکر ہی تیرا خدایا
بہت احسان ہی تیرا بے نیازا
بنائی کیسی کیسی صورتین پاک
دیا جان اور عقل و فہم و ادراک
عطا کی دولتِ ایمان و اسلام
ہی مشتِ خاک پر کیا کیا یہ اکرام
محمد کو بنایا پیشوا ہی
یہ فضل و رحمتِ بے انتہا ہی
اُسے کیا خوف اب روزِ حشر ہی
کہ جسکا پیشوا خیر البشر ہی
ہمارا پیشوا احمد نبی ہی
ہمارا مقتدی مولا علیؑ ہی
گناہون کی مری کیا ہی حقیقت
کرین جب دم نبی میری شفاعت
الٰہی عشقِ احمد کی عطا کر
الٰہی عاشقِ خیر الورا کر
الٰہی دے مجھے اپنی محبت
پلاوے تو مجھے اک جامِ وحدت
نشۂ الفت مین اپنے چور کر دے
شرابِ شوق سے مخمور کر دے
مرے دل سے خودی تو دور کر دے
وا اپنے نور سے معمور کر دے
خمارِ بیخودی مجکو عطا کر
دلِ مشتاق کو محوِ لقا کر
دکھاوے جلوۂ دیدار یا رب
اُٹھاوے پردۂ اغیار یا رب
بتاوے راہ اپنی یا الٰہی
مری اس راہ مین کر رہنمائی
الٰہی ہی تو ہی ستار غفار
الٰہی بخش دے جرمِ گنہگار
دعا کے خاتمہ ایجاب کر لے
الٰہی خاتمہ بالخیر کر دے
ہی ختمِ مثنوی فضلِ الٰہی
قبولِ اہلِ دل ہو یا الٰہی
ہی نامِ مثنوی گلدستۂ معنی
گُلِ خندان بہارِ جاودانی

بیان حال معنی مثنوی ہی سنہ ہجری مبارک ماہ شعبان	ختم تاریخ بستم کو ہوئی ہی ہزار و دو صد و نناوے جان ۱۲۹۹ھ

تمت

قصیدہ ذو المطالع حالیہ و اشتیاقیہ در مدح حافظ فرید الدین احمد صاحب جونپوری مرشد حافظ عبد الصمد صاحب آروی مؤلفہ حسب علی خان تخلص حبیبی متضمن حالات اشتیاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ زہے پیر ہدا ہی — زہے فیاض مرشد مقتدا ہی
بحمد اللہ خوشتر رہنما ہی — بعون اللہ برتر پیشوا ہی
معظم سر گروہ سالکان ہی — مفخر عارفان پر عطا ہی
مکرم حلقۂ اہل تصوف — معزز صوفیان با صفا ہی
مقدم مجمع اہل ولایت — معلا و مصفا اولیا ہی
صدر ہی بزم تعلیم و ہدایت — بدر چرخ سعادت مقتدا ہی
ہی خورشید سپہر علم عرفان — در گنجینۂ زہد و تقا ہی
ہوا ہی مصدر انوار ایزد — زسر تا پا کرامت سے بھرا ہی
مسیحا ہے مریض درد جان ہی — مس دل کے لیے وہ کیمیا ہی
خوشا و مرحبا مشکل کشا ہی — فدا ہے جان و دل اسپر روا ہی

لقب حافظ فریدالدین احمد
مطیع دین احمد مجتبےٰ ہی

محمد کی ہی رحمت خاص اُنپر
معین اُنکا جناب کبریا ہی

شریعت کے چمن کا نخل شمشاد
طریقت کا شجر پھولا پھلا ہی

نسیم جان فزاے معرفت سے
حقیقت مین شگفتہ گل ہوا ہی

فنا فی المرتضےٰ و مصطفےٰ ہی
فنا فی اللہ مقبول خدا ہی

کوائف عالم ناسوت و ملکوت
رہ باطن سے ظاہر ہو گیا ہی

بہار گلشن جبروت و لاہوت
برنگ نو بہ نو دکھلا رہا ہی

سہی سرو نہال باغ باطن
گل خندان ریاض اہتدا ہی

شعاع نور سے عالم ہی معمور
عجب ماہ منور پر ضیا ہی

جہان مین فیض جاری چارسو ہی
کہون فیاض عالم تو بجا ہی

ہوا اظہار اسی پر وصف اُنکا
جو درویش و مشائخ پارسا ہی

یہ عاجز کیا لکھے تعریف اُنکی
ضعیف و ناتوان و پر خطا ہی

سنو اے طالبان راہ وحدت
چلو دیکھو تو کیسا رہنما ہی

اگر پہونچے وہان تک طالب حق
زہے طالع خوشا بخت رسا ہی

نہین حاصل ہی مجکو دولت دید
ولے فیضان غیبی یہ ہوا ہی

خلیفہ حافظ عبدالصمد ہی
اُسی خرمن سے خوشہ چین ہوا ہی

جو پایا شمۂ تعلیم اُسنے
کہون کیا لطف ہی کیا ماجرا ہی

سفر مین تھانہ ٹھہرا مین وہان پر
کف افسوس ہر دم مل رہا ہی

ہوئی حاصل نہ صحبت ہاے افسوس
یہ حسرت روز و شب صبح و مسا ہی

پڑا ہون دور اب تو منزلون مین
تعلق دنیوی زنجیر پا ہی

وہے پہونچی ہی اُس گلزار کی بو
کہ مست بلبل شیدا ہوا ہی

کہان ہی وہ چمن ہیہات ہیہات
جدا کیون بلبل بیدل ہوا ہی

خبر دے اے صبا اُس باغبان کو
لگی بے طرح گلشن کی ہوا ہی

یہان

بلا لے باغ مین اپنے جگہ دے
پریشان عندلیب بے نوا ہی

دکھا دے سیر بستان و چمن کی
بہار آئی ہی وقت جانفزا ہی

خدایا دور کر دوری کو میری
حضوری ہو میسر یہ دعا ہی

گریبان چاک ہی بیتاب ہی دل
سراسیمہ کھلا بند قبا ہی

تڑپتا ہی تپ فرقت مین طالب
پیاسا شربت دیدار کا ہی

مے وحدت پلا پیر طریقت
لیے کاسہ گدا در پر کھڑا ہی

شراب شوق سے بھرکے پیالہ
پلا دے ساقیا دور آگیا ہی

نہین تاب جدائی ہی الٰہی
تمنائے وصال دلربا ہی

مرے محبوب کو مجھسے ملادے
مریض درد دل کی یہ دوا ہی

محبت دے مجھے اپنی خدایا
یہ سن فریاد تو حاجت روا ہی

بنا دے عاشق زار محمدؐ
محمدؐ شافع روز جزا ہی

کہون ہردم محمدؐ یا محمدؐ
محمدؐ مالک ہر دوسرا ہی

رہون عاشق محمدؐ واحد کا
یہی نقش نگین دل پر جا ہی

مجھے ثابت قدم رکھ عاشقون مین
خداوندا ترا ہی آسرا ہی

جبیلپی پر ترحم کی نظر کر
نہین کوئی مرا تیرے سوا ہی

مناجات

ای خدا ای کردگار ای کارساز
ہی توئی بیچارگون کا چارہ ساز

ای کریم ای ذوالجلال ای بے نیاز
بارگاہ فضل ہی تیری دراز

ای علیم و قادر و دانائے راز
ہی دل پر درد کا تو دلنواز

ای معین و ای نصیر و ای قدیر
ہی توہی ہر مشکلون مین دستگیر

ای قوی و ای ولی و ای جلیل
بیکسون کا ہی توئی نعم الوکیل

اے کفیلِ کار اے نعم النصیر
درد مندوں مستمندوں کا خبیر

اے غفور و اے رحیم و اے سمیع
ہوں ترے محبوب کو لایا شفیع

رحم کر اب حال پر میرے رحیم
فضل کر اے دادرس داورِ قدیم

بندِ غم میں ہے ترا بندہ اسیر
دستگیری کر مری اے دستگیر

بادشاہا جلد لے میری خبر
کر رہا دامِ الم سے دادگر

دردِ دل سے ہے مرے آگاہ تو
کر دوائے درد یا اللہ تو

ہے دوائے درد تیرا اتصال
وصل کا ساغر پلاوے ذوالجلال

مجھسے مِل جا اے مرے پروردگار
ہے تو ئی مطلوب میرا کردگار

بن ترے کچھ بھی مجھے بھاتا نہیں
کچھ نہیں ہے خواہشِ دنیا و دین

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرہ دردِ دلِ عطار را

کھول دے دل پر مرے تو اپنی راہ
پھیر دے دل میرا غیروں سے آلہ

غیر تیرے کچھ نہ ہو دل میں مرے
غیریت کو دور کر دل سے مرے

بس دوئی کو دل سے میرے دور کر
جسطرف دیکھوں تو ہی آوے نظر

اور خودی سے دل کو میرے پاک کر
راہ میں توحید کی چالاک کر

بس رہے دل میں مرے جلوہ ترا
جلوۂ دیدار دکھلادے خدا

ہے یہی یارب دعا و التجا
عشق میں تیرے رہوں محوِ لقا

ہے حبیبی کا یہی بس مدعا
ذات میں تیری یہ ہو جاوے فنا

خاتمۃ الکتاب

ہزاراں شکر و فراواں احسان خالق کون و مکان کو سزاوار ہے کہ جسنے خلقت بنی آدم سے بندگان خاص کو خلعت اختصاص کا عطا فرما کر بادۂ تعشق سے اپنے مست و مدہوش کیا او وسیلۂ اتصال اپنے حبیب پاک کو قرار دیا پس درود نامحدود و ثنا سے بیشمار ذات عالی تبار سید الابرار حبیب کردگار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و اونکی

آل و اصحاب پر نثار ہو کہ جسنے واسطے رہنمائی عاشقان و رہروان منزل حقیقت
پیران طریقت کو مقرر فرمایا اما بعد احقر العباد کثیر العصیان کفش بردار درویشان
محمد حب علی خان ابن ہدایت علی خان غفرہما الرحمان متوطن موضع
بھدیا بزرگ پرگنہ مانجھی ضلع سارن باستماع شہرہ فضل و کمال پیشوائے سالکین
مقتدائے عارفین زبدہ ترین مشائخین حضرت شاہ فرید الدین صاحب جونپوری
ہنگام سفر و رہنگام مشتاق زیارت ہوا و حالت اشتیاق مین حسب فرمائش
عاشق زار شیفتہ دل خاطر بیقرار مقبول بارگاہ احد حافظ عبد الصمد آروی یکے
از مریدان و مستفیضان حضرت شاہ صاحب ممدوح قصیدہ مدحیہ و اشتیاقیہ
و حسب خواہش احباب حقیقت رومال طریقت مین مثنوی تصنیف کر کے
بگلدستۂ معنی موسوم کیا و نظر فیض منظر سے ممدوح الیہ کی گذر کے مقبول دلہا
ہوا اور یہی ذریعہ رسائی عاصی کا اُس بارگاہ فیض دستگاہ مین ہوا ایزد تعالے
شانہ مقبول دل اہل دلان و مرغوب خاطر جہانیان کرے و اس طالب کو اپنی
طلب صادق و محبت کامل عنایت فرما کر بزمرۂ اہل عرفان باریاب کامیاب
فرماوے آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

بعد حمد و نعت کے معنی آشنایان اہل دل کو بشارت ہو کہ اندنون مین مثنوی بدیع البیان گنجینۂ مقاصد
عرفان یعنی مسمے بہ مثنوی گلدستۂ معنی اردو منظوم جسمین حقیقت دین و انتظام ظاہر و باطن اہل
یقین یعنی عالم ظاہری و باطنی کا بیان ہی اور ذکر سلسلۂ قادریہ صاحب رومال و حال کلاہ اعلحضرت
اور رومال بابرکت مخصص برنگ سیاہ کے فوائد و اسرار بیشمار ہین جسکو کمال خوبی اور
عمدگی سے عارف معارف یزدان محمد حب علیخان صاحب رئیس موضع بھدیا بزرگ پرگنہ مانجھی
ضلع سارن نے خوب نظم فرمایا حسب صحت و فرمائش مصنف ممدوح مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین
بماہ فروری سنہ ۱۸۹۵ء مطابق ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۱۲ ہجری چھپکر اشاعت پذیر ہوئی خدا تعالے اسکو مطبوع اہل عالم و مرغوب